بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

قادیان ضلع گورداسپور

بدر

BADR - QADIAN

پیشگی عالم / قرآن مجید

Registered No. L. CCLXXXVIII

گرچہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

پیشگی چار روپے

جلد ۹ | نمبر ۳۵

مورخہ ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام مطابق ۲۳ جون ۱۹۱۰ء مطابق ۱۱ ہاڑ سمت ۱۹۶۷ بکرمی

سارے جہاں سے اچھا دار الاماں ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الاماں ہمارا جنت نشاں ہمارا

ناصر الدین

مخدومی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کا نام برحسب ارشاد [illegible] لمومنین ناصر الدین رکھا ہے۔

مولوی قاسم علی صاحب لکھنؤ میں

الحمد للہ کہ میر قاسم علی صاحب احمدی اڈیٹر اخبار الحق بعد دہلی دفع جلسہ فیض آباد کے کہ جو آریوں کی تردید میں بہ اہتمام رؤسائے شہر منعقد ہوا تھا۔ لکھنؤ تشریف لائے آپکی حسن صورت سے آنکھیں روشن اور حسن سیرت سے دل منور ہو گیا آپکی صحبت میں خداداد کچھ ایسی لاحت تفویض ہوئی ہے کہ جس نے ذرا بھی نظر بھر کر انکی جانب دیکھا۔ وہ حیرت سے چین کی تصویر خانہ کا خاکہ اڑانے لگا۔ کسی نے یوسف جانا تو کوئی ماہ لقا غرض ہر ایک ان کی خوبی کا دم بھرنے لگا۔ آپ کے لیکچر سے سامعین کے دل مثل عیسیٰ کی چڑیوں کے جوش سے پرواز کرنے لگے اور بہت سے ..... مخالفین بھی طرز استدلال سے دیکر عیسیٰ علیہ السلام کو زیر ارض کہنے لگے۔ اور مولوی محمد جلیل اللہ صاحب کہ منجملہ سامعین کے حاضر تھے۔ انہوں نے تمام تقریر اور بیان کی تصدیق و تصویب کی اور کمال عقیدت و رغبت ظاہر کی اور بشیرت گنج کے پیش نماز حافظ محمد علیم خانصاحب نے بھی اسی جلسہ میں اقرار کر کے تحریری بیعت نامہ پیش کیا جس سے بعض یزید الطبع لوگوں نے انکو مسجد سے نکال دیا اور خود

کر کے جو لڑکے انکے پاس تعلیم پاتے تھے۔ اٹھا لئے اور نہایت سختی کے ساتھ انکو مسجد میں آنے اور نماز پڑھنے سے روک دیا اور جو سلوک اہل محلہ کا انکے ساتھ تھا وہ بھی قطع کر دیا۔ خیر خدا روزی رسان [illegible] ان کی انجمن کفیل ہے۔ آریوں کا قول ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلایا گیا۔ اب وہ آئیں اور انکی استقامت دیکھیں اور دکھائیں کہ انکی گردن پہ کونسی تلوار رکھی ہے۔ کہ باوجود مسجد سے نکالے جانے اور امداد اجماعی سے علیحدہ کئے جانے پر بھی ذاتی استقامت پر قائم ہو کر حق ہی کا کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ والسلام۔

خاکسار کبیر الدین احمد لکھنؤ

استفسار

میں نے ایک سرمہ تیار کیا ہے جو تجربہ سے از بس مفید ثابت ہوا ہے۔ میں عام شہرت کے لئے نہ تو لاکھوں کی تعداد میں نمونے مفت تقسیم کر سکتا ہوں اور نہ اشتہارات اس لئے ناظرین اخبار میں سے کوئی صاحب ایسی تجویز تحریر فرما دیں۔ کہ معمولی خرچ سے اس سرمہ عجیبہ کے مفید ہونے کے عام شہرت ہو جائے تاکہ ہر ایک خریدار بلا تامل درخواست بھیجکر فائدہ اٹھا سکے۔ اس کے اجزا یہ ہیں۔

میرا اصل ایک حصہ۔ سرمہ سیاہ ۲ حصہ۔ لیک اور بوٹی جو امراض چشم کے لئے بجائے خود میرا سے کم نہیں ہے۔ ترکیب استعمال رات کو لگا کر لیٹ جانا چاہئے۔ ایک دفعہ کے استعمال سے پتہ لگ جاتا ہے کہ سرمہ مفید ہے یا نہیں۔ ہاں جس کی نظر

موتیا بند یا ضعف دماغ یا ضعف اعصاب کیوجہ سے کم ہو تو تقویت دماغ و اعصاب علاج کریں۔ ان کو اس سرمہ کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا قسم اول قیمت فی تولہ ۵؍ قسم دوم قیمت فی تولہ [illegible] بھی سوجو [illegible] نمونہ کیلئے ار کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔

راقم محمد یسین از داتہ ناتھپور ضلع ہزارہ۔

شرائط بیعت

نیا ٹریکٹ

بدر ایجنسی قادیان نے حال میں ۸ صفحہ کا ٹائپ [illegible] کا ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ اس کے صفحہ دوم پر سیدنا مرزا علیہ السلام کے جستہ جستہ حالات ہیں۔ پھر شرائط بیعت معہ نظم "ما مسلمانیم از فضل خدا" ہیں۔ پھر تعلیم کا خلاصہ نہایت جامع و مختصر مسیح موعود کے الفاظ میں دیا گیا ہے۔ عقائد کے متعلق توحید۔ رسالت۔ ختم نبوت۔ شفقت علیٰ خلق اللہ کا بیان ہے۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ کی تاکید ہے اور اعمال کے متعلق جو اصل آپ نے قرآن و سنت و حدیث و فقہ حنفی کی نسبت فرمایا۔ وہ بھی درج ہے۔ غرض ضے الوسع اپنی وضع میں مکمل رسالہ ہے۔ اور پھر مجم ۸ صفحہ ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اسے غیر احمدیوں میں بالخصوص کثرت کے ساتھ تقسیم کریں۔ ۱۰۰۰ جلد کی قیمت عہ اور ۱۰۰ جلد کی ۸؍ اس سے کم فی جلد ۔ جلد منگوائیں۔

امید ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ختم ہو جاوے گا۔

ضروری اطلاع جسقدر اشتہار دوائیوں کے شائع ہوئے ہیں ان میں سے کسی کے ساتھ بدر نہ خلیفہ رشید یا دفتر بدر کو تعلق نہیں نہ کسی طرح کی ذمہ داری ہے۔

قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام منشی محمد صادق صاحب چھپکر شائع ہوا

دو منکران دین کا چیلنج اور ہمارا جواب

(کیسوئی کیسٹڈ)

تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لایریدون علوا فی الارض ولافسادا والعاقبۃ للمتقین ۔ ۔ ۔ ۔

ان اللہ لایحب الفرحین

ان سطور کا محرک وہ چیلنج ہے۔ جو احمدی مبلغین کے نام امرتسر اور سیالکوٹ کے دو منکر چند دنوں سے اپنے اخبار میں شائع کر رہے ہیں۔ یہ منکر صداقت ایک اکھاڑا قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جہاں یہ اپنی اوس آتش خواہش نمود و شہرت کو بجھا سکیں۔ جو ایک مدت سے دل میں مزید کہتے ہوئے بمصداق آیت شریف تطلع علی الافئدہ ۔ان کے دل سے نکل رہی ہے۔ ایسے اکھاڑوں سے کہاں تک خدمت دین ہو سکتی ہے۔ اس کے شاہد بنی دو میوں کے وہ گذشتہ مباحثات ہیں۔ جن میں ہر دو فریق کے حامی متقابلہ تحریر و تقریر سننے کے پہلے ہی اپنے اپنے فریق کی دھڑا بندی پر تلے ہوتے تھے۔ اور پھر کس طرح ایک وقتی جوش و خروش میں ڈوب کر قبت فیصلہ کر پہلے سے ہی کھو بیٹھتے تھے۔ اور کس طرح وہ منٹ پرکچی ایسی نکمی اور لاحاصل باتوں کی ٹوہ میں لگے رہتے تھے جو ان کے فہم ناقص میں اون کے فریق کی فتح و نصرت کی جان ہو۔ پھر کس طرح ہر دو فریق اپنی زبان سے اپنی فتح پکارتے ہوئے گھروں کو سدھارتے تھے۔ اور پھر کس طرح ایسے اکھاڑہ کے بعد کم از کم ایک سال تک بالمقابل جلسوں کی گرمائی جاتی تھیں۔ یا اخباروں کے کالم کے کالم سیاہ ہوتے تھے۔ ہو بہو نقشہ اس بہالکے جوش و خروش کا ہم تسے دن ان دنگلوں میں دیکھتے ہیں۔ جو لنگی والے اور عالی والے کے جوڑ پر لاہور امرتسر میں وقوع پذیر ہوا کرتا ہے۔ ان ایسے دنگل عمدہ موقعہ ہیں۔ اوس شخص کے لئے جس کی خواہش نمود کا ایک موقعہ حاصل کرنی ہے۔ اور جو چاہتا ہے۔ کہ کس طرح میرے نام کا تذکرہ پبلک میں ہوتا رہے اور جو ایسے جہلا کی تلاش میں ہے۔ کہ جن کی جیبیں کترکر وہ اپنے گلے سیدھے کرے۔

ثناء اللہ امرتسری کی گذشتہ زندگی اور جس کے نقش قدم پر ابراہیم سیالکوٹی کو چلنے کا خیال ہے کیونکہ آخر الذکر کے علم میں اول الذکر کوئی چاہ مرسے اس طرح بدھے کرنے میں کامیاب ہوا ہے۔ اگر کوئی سنہ ۱۸۹۹ء سے آجتک مطالعہ کرے تو وہ دیکھ لیگا۔ کہ وہ کس طرح اور کس جانفشانی کے ساتھ انہوں ہمیشہ ہر قسم دنگلوں کے مواقعہ تلاش کرتا رہے ہیں اُسے ان مواقعہ سے کوئی غرض نہیں جہاں خدمت دین میں اپنا مال وقت اور آسائش ایثار کرنی ہو۔ یہ لوگ تو وہاں پہونچ سکتے ہیں جہاں کوئی مباحثہ یا مناقشہ ہو۔ جہاں سے بذریعہ اُرڈر یا بعض حالات میں بذریعہ ٹاماں کی آمد و رفت کا کرایہ اور یومیہ فیس انہیں مل سکے۔ اور جہاں یہ سمجھ سکیں۔ کہ ہم حاضر الوقت جہلا کو جوش میں لاکر اور ان کے تعصبات کو مشتعل کرکے حامیان صداقت کو تکلیف دے سکیں گے۔ ان کے مباحثات کیا ہیں۔ فریق مخالف پر ذاتی حملے کرنے فریق مخالف کے خلاف لوگوں میں جوش پیدا کر دینا اصل نفس مضمون سے الگ ہو کر چند اوباشانہ اشعار پڑھ دینا اور پبلک سے اس گندے مذاق شاعری سے فائدہ اٹھانا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے اب ہندوستان سے مفقود ہو رہا ہے اور جس کا ایک نقشہ ہم نے رامپور میں دیکھا اور یہی وجہ ہے کہ ہم ان مباحثات کو خصوصاً ان عباد الاغراض طالبان نمود و شہرت سے قائم کرنا خاص کر اس علم کے بعد اپنی کسر شان سمجھتے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ اس چیلنج مذکورہ بالا کی بنیاد ہماری ایک تحریر ہے جو گذشتہ دسمبر میں شائع ہوئی کے ایک نوٹ پر تکمیل تھی۔

اس نوٹ میں اخبار مذکور کا ایک فاضل ہندو نامہ نگار اوس مقبولیت عامہ اور سحر بیانی کا ذکر کرتا تھا۔ جو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے خواجہ صاحب کے شامل حال کر دی ہے اور جس نے متواتر تین گھنٹے تک ایک وقت سیالکوٹ کے تعلیم یافتہ پبلک کو جنہیں وہاں کے ڈپٹی جج منصف وکیل افسران محکمہ پولیس وغیرہ وغیرہ شامل تھے۔ اپنی جادو بیانی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا اس تحریر کے ضمن میں ہم نے اپنے منکرین صداقت سے فیصلہ کی ایک راہ نکالی تھی۔ جو دراصل منہاج نبوت پر مبنی تھی ہمارا یہ ایمان ہے۔ کہ وہ علوم و معارف جو خدا تعالیٰ نے ام القریٰ کے رہنے والے امی لقب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائے ان کے وارث اوس امی لقب کے بعد وہی ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے جنہیں باوجود علم و فضل کے ایک :

● خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے ایل ایل بی لاہور نے کل شام کو وکٹوریہ میموریل ہال (سیالکوٹ) میں ایک لکچر دیا اس موقعہ پر قریباً پندرہ صد آدمی موجود تھے تمام تقریر میں کل کے کل سامعین شروع سے لیکر اخیر تک اسی طرح بیٹھے رہے کہ جس طرح تصویر کوئی مسحور رہتا ہو۔ لیکچر کے مضمون کو خواجہ صاحب نے نہایت ہی عمدہ طریق ادا کیا۔

ایک ننگ اُمتی ہونے کا ہو گا۔ وہ نادان جو اپنی مدرسی تعلیم پر اتراتا ہے۔ اور وہ عبد الدنیا جو محض نقل اور نمود کے لئے تفسیروں کی تفسیریں چھان مارتا ہے اور جس نے کسوبہ علم دین کو ذریعہ معاش بنا رکھا ہو وہ یاد رکھے کہ وہ مالک علوم لدنیہ کے فیوض سے ہمیشہ بے بہرہ رہ کر سچے علوم و معارف سے تہی دست رہیگا۔ ایک طرف تو ہمارا یہ ایمان تھا۔ اور دوسری طرف ہم یہ جانتے ہیں کہ ہم اور ہمارے منکرین کسی اجتہادی فقہی مسائل میں ایک دوسرے سے اختلاف نہیں رکھتے۔ بلکہ ہمارا اختلاف ایک مدعی الہام کے دعوے کے متعلق ہے جس کے مصدق یا مکذب خدا تعالیٰ کی جناب میں یکساں نہیں ہو سکتے۔ اور جنہیں سے صرف ایک ہی گروہ اس نصرت اور برکت کا دنیا میں وارث ہو سکتا ہے۔ جو صادق کو کاذب کے مقابل محض جناب باری سے ملتی ہے اور جس میں کسی اکتسابی علم یا انسانی کوشش کا دخل نہیں ہوتا۔

یہ چند امور ہمارے ذہن میں تھے جب ہم نے مذکورہ بالا تقریب پر ایک مفصل نوٹ لکھا۔ اور جس میں ہم نے اپنے منکرین سے ایک فیصلہ کی راہ نکالی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ جہاں ایک طرف احمدی مبلغ مخالفان اسلام کے مقابل اسلام اور حقانیت اسلام پر لکچر دیں۔ وہاں ہمارے مخالف بھی ہمارے مقابل اس کام کو اختیار کریں پھر دیکھ لیں کہ لکچر یا وعظ کے وقت کس کے شامل حال آلہی نصرت و فتح ہوتی ہے۔ کس جماعت کی زبان پر چشمہ معرفت جاری ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم کی تفسیر کون پُراز معارف بیان کرتا ہو آیا اس تحریر سے ہماری مراد وہ دنگل ہو سکتا تھا۔ جو امرتسری اور سیالکوٹی منکران نے ارادتاً سمجھا۔ کہ جس میں پبلک آکر حقانیت اسلام و فضیلت قرآن نہیں بلکہ دو سانڈوں کی لڑائی کا تماشہ دیکھے اور فریق بندی میں جوش جہالت مشتعل ہو کر عباد الاغراض کے جیب بھر دے۔ ہرگز نہیں یہ محض ان کی پبلک کو دھوکہ دہی ہے۔ ان دنگلوں کی کیفیت تو وہ ہے جن کا نقشہ کسی قدر ہم نے اوپر کھینچا ہے اور جن سے کوئی بھی خدمت دین منصور نہیں ہو سکتی۔ ان اس ذریعہ میاں ثناء اللہ اور میاں ابراہیم کی جیب کی خدمت عمدہ ہو جاوے گی۔ اور الہادی اور اہل حدیث کے کالموں کے لئے آیندہ سال بھر کا مصالح مل جاویگا۔ اور یہ تو وہ دنگل ہوتے ہیں کہ جن کی تلاش میں آئے دن میاں ثناء اللہ آریہ سماجوں کے جلسوں میں جاکر چند اشعار پڑھ آتا ہے۔ اور اس سے جو فائدہ ہوتا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ اہلحدیث کے چند نمبر نکل جاتے ہیں۔ ہماری اصل غرض خاص تجویز سے وہ خدمت دین تھی اور ہے کہ جسکی ضرورت اسوقت تک اسلام کو ہے۔ اور جس مقابلہ کے لئے ہم اب بھی اپنے منکروں کو بلاتے ہیں اور وہ یہ ہے۔ کہ آؤ

لہ لاہور اور امرتسر میں کشتی گیر اپنے نام سے مشہور نہیں ہوتے بلکہ کسی نہ کسی لقب سے وہ مشہور ہوا کرتے ہیں اور یہ درحقیقت دو پہلوانوں کے لقب ہیں۔ یعنے لنگی والا اور عالی والا منہ۔

ہماری طرح اور ہمارے مقابل خدمت دین پر کمر باندھ کر مختلف شہروں میں۔ اس لئے کہ احمدی مبلغین کی قابلیت اور لیاقت کا مقابلہ تم کو مدنظر ہے۔ بلکہ خدمت اسلام کے لئے جاؤ۔ اور منکران اسلام کے مقابل اپنی خصومتوں اور خصوصیتوں کو چھوڑ کر قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان بلند کرنے کے لئے وعظ لکچر دو۔ پھر تم دیکھ لوگے۔ کہ ہم تم میں سے اول کس کو اس خدمت کی توفیق ملتی ہے۔ پھر کس کو خدا مقبولیت اور نصرت عطا کرتا ہے کس کی زبان پر چشمہ معرفت جاری ہوتا ہے۔ لیکن یہ تو وہ راہ ہے۔ جو ایثار اور قربانی کو چاہتی ہے اور جن کی غرض صرف نمود شہرت اور مالی فتوحات ہوں اور جن کی عادت سفر خرچ اور بریہ فیس لینے کی ہو۔ وہ محض رضائے مولا کے لئے اور وہ بھی جب ان کے تجربہ اور علم میں موہوم ہو اپنے وقت اپنی آسائش اپنے مال کو بلا دم نقد عوضہ کے کس طرح خرچ کرسکیں۔ اس لئے ہماری تحریک کی اصلی منشاء کو یہ لوگ کیوں سمجھنے لگے تھے۔ انہوں نے جونہی یہ تجویز سنی۔ فوراً اس کی للہی غرض کو نظر انداز کرکے اس کو فتوحات مالی اور شہرت کا ذریعہ سمجھا اور اس بے نفس اور ایثار طلب تجویز کو ایک اکھاڑہ کی صورت میں منتقل کرنا چاہا۔

میاں ثناء اللہ صاحب کو یہ بھی سوچنا ہوگا کہ وہ کیوں اپنے ہمقوم کلو پہلوان کی طرح اپنے رنگ میں ایک دنگل قائم کرکے آئے دن روپیہ حاصل نہیں کرسکتا۔ لیکن مومن کی شان نہیں کہ ایک منکر کے من کا چاؤ پورا کرنے کا اوسے موقعہ دے ہم نے ان نادانوں کے چیلنجوں سے آجتک اعراض کیا۔ اور لوگ ہمارے اس اعراض کو نہ سمجھ سکے۔ حتیٰ کہ خیر الماکرین ان کی اطلاع اور علم کے بغیر ٹھیک اسی طرح جس طرح ہم چاہتے تھے اون کو ہمارے مقابل لے آیا اور نصرت اور مقبولیت کا تاج احمدی مبلغین کے سر پر رکھ کر اس احکم الحاکمین نے ہماری تجویز کا فیصلہ کر دیا۔

غرض تو ہماری صرف یہ تھی کہ دشمنان اسلام کے مقابل احمدی اور غیر احمدی مبلغین اپنی ذاتی خصومتوں اور خصوصیات کو چھوڑ کر حمائت اسلام کریں یا فضیلت اسلام اور فضیلت قرآن کریم اور فضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لکچر دیں۔ کیونکہ یہی اوقت اُمور ہیں۔ کہ جن پر کچھ لکھنے یا بولنے کی سخت ضرورت ہے اور پھر فتح و نصرت الٰہی جس کے شامل حال ہوگی۔ وہی خدا تعالیٰ کی جناب میں صادق ہوگا۔

اگر اس کام کے لئے ہم ایک دنگل میں جمع ہوتے۔ تو اس سے اصلی غرض مفقود ہو جاتی۔ اور دراصل ایسا جلسہ کرنا ہی حرام ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے علم کے بغیر یہ سامان مہیا کر دئے۔ لاہور میں عیسائی صاحبان کی طرف سے چند لکچر اسلام کے خلاف ابتداء دسمبر گذشتہ میں ہوئے ان کے لکچروں کی تردید اور جواب میں ہمارے ان منکرین نے پیشقدمی کی اور بالمقابل جلسے کئے اور ہم نے بھی ان کے بعد جلسے کئے ہم نے پسند کیا۔ کہ ہم عیسائی صاحبان کے کل حملوں کا پہلے اندازہ کرلیں اس لئے ہم نے اپنے رپورٹر وہاں بھیجے جو لفظاً بلفظاً تقریریں عیسائی صاحبان کی لکھ کر لائے اور پھر ہم نے اون کے جواب کے لئے الگ الگ اصحاب مقرر کئے۔ جن کو ایک دو ہفتہ کا موقعہ دیا۔ پھر ایک عظیم الشان جلسہ میں وہ جوابات دئے گئے اور مزید برآں اہل انجیل اور اہل وید کے مقابل قرآن شریف کی فضیلت اور عظمت بیان کی بالمقابل ان منکرین نے یہ کیا کہ جس جس دن عیسائیوں نے اسلام کے خلاف لکچر دئے اسی دن سہ پہر کو اور پھر طرہ یہ کہ عیسائی لکچروں کے وقت سے بھی دو تین گھنٹے پہلے اُن لکچروں کے جواب دینے شروع کر دئے جو لکچر کہ ابھی عیسائی لکچراروں کے سینہ میں تھے۔ جو لوگ اس عقل کے مالک ہیں اون سے توقع اسلامی خدمت کی رکھنی اہل عقل کا کام نہیں یکن ہے کہ تم نے درسی کتابیں ختم کرلی ہوں۔ لیکن یک من علم را ده من عقل باید والا مسئلہ تو ایسا سچا ہے جیسے کہ اس معاملہ میں تمہارا عقل سے بے بہرہ ہونا ثابت ہو گیا ہے۔

نادانو! کیا تم عالم الغیب تھے یا عالم الغیب کی طرف سے تم ملہم تھے۔ اور تمہارا ایسا دعوے نہیں کہ عیسائی لکچروں کو جواب کے لئے لکچر سننے بغیر ہی طیار ہوگئے۔ اور تمہارے ہر ایک لکچر کے بعد جو عیسائیوں نے بیان کیا اس سے بھی ثابت ہو گیا کہ تم اسی قدر صاحب عقل تھے۔ جیسے کہ ہر ایک جلد باز دنیا میں صاحب عقل ہو سکتا ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کا بیان وہ نہ تھا جو تم نے پیش از وقت سمجھ کر جواب دینا شروع کر دیا تھا۔ یہ تو تمہاری عقل سے یہ غلطی تم سے کیوں سرزد ہوئی صرف اس لئے کہ تمہارے متعلق لوگوں کو یہ علم ہو جاوے۔ کہ تم ان علوم کو بھی جن کے درساً حاصل کرنے کا تمہیں ادعا ہے استعمال کرنے کے عقل سے بے بہرہ ہو اور یہ بھی ثابت ہو جاوے کہ قرآن زندہ کتاب ہے اور اس کی کل آیات زندہ۔ کیونکہ اس کی ہر ایک آیت کے مصداق اس وقت بھی لوگ موجود ہیں۔ اگر تم لوگ جنہوں نے اپنی شکم کو معدودے چند درسی کتابوں کی الماری بنا رکھا ہے۔ ایسی لغویت نہ کرتے۔ تو پھر کمثل الحمار یحمل اسفاراً والی آیت کو آج کون سچا کرتا۔ وہ لوگ جو اس قدر بھی صبر نہیں کرسکتے کہ آج رات کو مخالفین کا اعتراض سنیں اور اگلے دن جواب دیں ایسے تعجیل والے آئیات سے مناسبت نہیں رکھتے۔ اور رب العزت اپنی منشاء ان تعجیل والوں سے پوری کراتا ہے۔ بہر حال تم نے بھی جلسہ کیا اور احمدی جلسے بھی ہوئے تمہارے بولنے والے وہ تھے۔ جنہیں درسی علوم کا ادعا۔ مولوی محمد حسین[1] صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی ہمارے سپیکر علی العموم وہ جنہوں نے دیوبند یا کسی اور مدرسہ میں تعلیم نہیں پائی۔ بلکہ وہ جن کو تمہارے نزدیک علوم عربیہ سے نسبت نہیں یا یوں کہو جو عربی سے انجان ہیں۔ مثلاً مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ مولوی صدر الدین صاحب بی۔ ٹی بی اے۔ صاحبزادہ محمود احمد صاحب مفتی محمد صادق صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب۔ انہیں بے شک کوئی ایسا نہیں۔ جو تمہاری طرح تفسیروں کی ورق گردانی کیا کرتا ہے۔ اونہوں نے تمہاری طرح چند پُرانی درسی کتابوں کو پڑھنے میں برسوں خرچ کر دئے اگرچہ ان سے حاصل کچھ ہونا نہ ہوتا۔ اور دیگر ہے ہاں انکی یہی غرض اگر فضیلت نمائی کے لئے کسی امتحان میں شریک ہونا ہوتا۔ تو یہ اصحاب بھی جہاں ان میں سے بعض اور علوم میں۔ اعلےٰ ڈگریاں حاصل کر چکے تھے ان کے لئے کونسا امر مشکل تھا۔ آخر ہر برس قادیان سے بھی بعض نوعمر طالب علم امتحان منشی فاضل مولوی فاضل میں ہر سال شریک ہوتے ہیں لیکن نمود کے لئے قابلیا کرنا حرام تھا اس لئے انہوں نے علوم دینیہ کا سیکھنا فقط کتابوں تک ہی محدود نہیں کیا بلکہ زیادہ تر قرآن کریم کے اس وعدہ پر۔ واتقوا اللہ و یعلمکم اللہ۔ عمل کیا۔ چنانچہ اس وعدہ الٰہی کے ماتحت انہوں نے سلطان القلم کے دبستان میں سبق لیکر علی الاعلان کہا۔ ؎

دگر استاد را نامے ندانم ٭ کہ خواندم در دبستان محمدؐ

القصہ مخالفان اسلام کے مقابل ان کے جواب دینے کے لئے اور اسلام کی شوکت قائم کرنے کے لئے ہم اور تم اپنی اپنی حیثیت میں جمع ہوئے جس کام کے لئے ہم نے تم کو بلایا تھا وہ پیدا ہو گیا۔ لیکن بتلاؤ۔ فتح و نصرت و برکت شامل حال کس کے ہوئی۔ باپ۔ بیٹا۔ روح القدس اور ان کے عباد جس طرح آئیات میں ہمیشہ ناکام نامراد رہا کرتے ہیں۔ اسی طرح لاہور میں باپ۔ بیٹا اور ان کے مناسب حال روح ناکام جمع کرکے چلے گئے۔

[1] محمد حسین صاحب بٹالوی ثناء اللہ امرتسری۔ ابراہیم سیالکوٹی

بالمقابل جو شوکت اور برکت خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا کی اس کا شاہد کل زمانہ ہے۔ باوجودیکہ ان ایام میں کرسمس ڈے کے سبب بارہ عظیم الشان کانفرنسیں اور لاہور میں ہو رہی تھیں۔ پھر بھی کس طرح تین چار ہزار کے درمیان لوگ ہر صبح دس بجے سے دو بجے شام تک ہمارے جلسہ میں بیٹھے رہا کرتے تھے۔ جن کا شاذ و نادر حصہ بھی تمہیں نصیب نہیں ہوا۔ جن میں کل طبقے کے معزز اصحاب تعلیم یافتہ گریجوایٹ امراء۔ تاجر۔ وکلاء ڈپٹی منصف۔ جج۔ اکسٹرا اسسٹنٹ مختلف مذاہب کے مبلغین باہر جمع تھے۔ پھر پبلک کا شوق اس قدر بڑھ گیا۔ کہ ہمیں تین دن کی جگہ ایک چوتھا جلسہ کرنا پڑا۔ رہا مقبولیت کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا چاہتے ہو۔ کہ جمعہ کے دن احمدی امام کے پیچھے بارہ سو کے قریب مسلمانوں نے نماز پڑھی جنہیں صرف تین چار صد کے اندر اندر۔ احمدی تھے اور پھر ہفتہ کے دن جب نماز ظہر کا وقت آیا۔ تو پھر تو کوئی تمیز احمدی یا غیر احمدی کی نہ رہی۔ سوائے ان کے جو نماز پڑھا ہی نہیں کرتے سب حاضرین جلسہ نے ایک احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھ لی یہ وہ نصرت اور برکت ہے۔ جو خدا عطا کرتا ہے۔

ان تقریر کرنے والوں کا اثر کیا تھا۔ جس وقت پلیٹ فارم پر گئے۔ چند منٹوں میں تمام پنڈال بھر گیا اور وہ گھنٹوں تک تقریریں کرتے رہے لیکن لوگ اپنی جگہوں سے نہ ہلے اور محویت کے عالم میں دن گذار دیا۔ اب بتلاؤ کہ تم جائے دن ہم کو اس قسم کے دنگل کے لئے بلواتے ہو۔ جس کے ذریعہ تمہارا مقصود کلو پہلوان کشمیری روپیہ کمالیا کرتا ہے اس سے اگر تمہارا مقصد شہرت طلبی روپیہ اور نمود ہے۔ تو وہ تم کو انشاء اللہ ہمارے ذریعہ نصیب ہو گا۔ اور دوسری غرض اگر یہ ہے۔ کہ ہم بالمقابل دشمنان اسلام کے خلاف حقائق اسلام پیش کریں۔ قرآن کریم کی عظمت بیان کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں۔ قرآن شریف کی بعض آیات کی تفسیر کریں اور پھر دیکھیں کہ نصرت اور برکت الٰہی کس کے شامل ہے اور خدا تعالیٰ کس کو مقبولیت عطا کرتا ہے تو پھر یہ امر اعلیٰ پیمانہ پر حاصل ہو گیا۔ اور اگر یہ حاصل نہیں ہوا۔ تو آئندہ کیا حرج ہے جو حاصل ہو رہیگا ساری عمر باقی ہے جیسا کہ دیکھو دسمبر گذشتہ کے بعد ہی اس ماہ اپریل گذشتہ کے اخیر میں پھر اسی قسم ایک اور موقعہ خدا تعالیٰ نے پیدا کر دیا وہ شبان المسلمین سیالکوٹ کا سالانہ جلسہ تھا کیا اس میں تم دو مبلغ دینے والوں میں سے ایک کو موقعہ بھی جوہر نمائی کا نہیں ملا۔ کیا اس کو اور ہمارے ایک مبلغ کو خدا تعالیٰ ایک ہی پلیٹ فارم پر نہیں لایا۔ پھر کیا وہاں وہی موقعہ امتحان کا ایک احسن طریق پر خدا تعالیٰ نے پیدا نہیں کر دیا جس کے لئے تم چیلنج پر چیلنج دے رہے ہو۔ آخر ان چیلنجوں سے تمہاری کیا غرض ہے۔ جہاں تک امتحان نصرت و برکت ہو وہ تو مواقع نکل چکے ہیں اور نکلتے رہیں گے۔ ہاں اگر کسی چیلنج کے ماتحت کوئی تاریخ مقرر کر کے ہمارا تمہارا جمع ہونا کوئی خاص اور نیا امر پیدا کرنے والا ہے۔ تو اس کا نام لو۔ اگر وہ معقول ہوا اور للّٰہیت کے ماتحت ہوا تو پھر ہم کو بھی اس کے قبول کرنے میں عذر نہیں سیالکوٹ میں کون سی بات باقی رہ گئی۔ جو چیلنج کے ماتحت تم چاہتے ہو۔ ہاں ایک بات حاصل نہ ہوئی وہ یہ کہ لوگوں کو پہلے سے علم نہ تھا کہ آج مقابلہ ہو گا تاکہ لوگ پہلے سے ہی ایک ایک فریق کے حامی بن کر آتے اور تعصب میں اندھے ہو کر مولوی صاحب کا ساتھ دیدیتے۔ والا میاں ابراہیم جہاں تک چاہتا اپنے علم قرآن و معارف قرآن کا ثبوت دیتا بلکہ ان کو تو ایک طرح احمدی مبلغ نے ایک لطیف طریق پر اشارہ بھی کر دیا تھا کہ آج وہ جوہر لیاقت دکھلاویں اور رسالت کے ثبوت میں کیونکہ ابراہیم صاحب نے مضمون رسالت بغرض لکچر اس جلسے میں اپنے لئے خود انتخاب کیا تھا۔ علمی دلائل اور عقلی براہین قرآن کریم سے اسی طرح پیش کرے جس طرح احمدی مبلغ نے ذات باری الہام اور حشر اجساد کے ثبوت میں اور کفارہ اور تناسخ کے رد میں برعایت اختصار پبلک کے سامنے اسی دن سیالکوٹ میں مولوی ابراہیم سے کچھ وقت پہلے ایک آریہ سماجی کے جواب میں بیان کئے تھے۔ اور ساتھ ہی کہا تھا کہ ثبوت رسالت میں بھی ہر قسم عقلیہ اور فلسفیہ دلائل قرآن شریف میں موجود ہیں۔ لیکن چونکہ وہ مضمون مولوی ابراہیم صاحب نے اپنے لئے رکھا ہوا ہے۔ مجھ کو امید ہے کہ وہ ان دلائل قرآنیہ کو ضرور پیش کر کے پبلک کو محظوظ کریں گے۔ اس لئے میں اس حصہ کو چھوڑتا ہوں یہ ایک اشارہ تھا جو عقلمندوں کے لئے کافی تھا۔ لیکن بتلاؤ اس مطالبہ کو مولوی ابراہیم نے کہاں تک سمجھا اور پورا کیا۔ اور وہ کون سے نئے معارف تھے۔ جو انہوں نے مضمون رسالت کے تحت میں پیش کئے وہ آج تک ہمارے علم تک نہیں پہنچے۔ جلسہ میں جہاں تک ہمیں رپورٹ ہو۔ وہ کوئی دلائل عقلیہ فلسفیہ بہ ثبوت رسالت نہیں دے سکے۔ اچھا وہ اب بھی الہادی میں برعایت اختصار بیان کر دیں۔ ہاں یہ یاد رہے کہ وہ نئے معارف ہوں اور کسی احمدی لٹریچر کا سرقہ نہ ہوں۔ جلسہ میں تو ان کو غالباً یہی شکایت رہی کہ سامعین کیوں ان کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور جگہ چھوڑ کر جاتے ہیں۔ اور منتظمین جلسہ ان کو کیوں کہتے ہیں کہ وہ اپنے اصلی مضمون کی طرف آویں اور غیر متعلق امور کو چھوڑ دیں۔ دراصل وہ بھی سچے اور منتظمین جلسہ بھی سچے۔ مولوی ابراہیم مولویانہ وعظ کے عادی۔ ایک آیت لے لی اور اس پر کچھ بیان کر دیا اور جو کچھ تفسیروں میں سے نکالکر پہلے پیٹ میں ڈال لیا کیا تعلق ہو یا نہ ہو اپنی لیاقت میں اوسے اگل ڈالا۔ پھر دوسری آیت لے لی اس میں ایک اور گھنٹہ گذار دیا۔ پھر تیسری آیت لے لی۔ علیٰ ہذا کل رات گذار دی مقابل میں شبان المسلمین کے وہ تعلیم یافتہ منتظمین اور ان میں وکیل بیرسٹر جو ہر روز امور متعلقہ اور غیر متعلقہ پر بحث کرنے کے عادی جو کسی امر تنقیح کے ماتحت دوسری بات کو خواہ وہ کیسی بیش قیمت بات ہو سننا پسند نہیں کرتے۔ ادھر سیالکوٹ کی پبلک میں بھی گذشتہ سال سے یہ مذاق پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اعلان شدہ مضمون کے ماتحت وہ وہی باتیں سننا چاہتے ہیں جو اس مضمون سے تعلق رکھتی ہیں۔ اب رہا مقبولیت اور نصرت کا سوال اس پر بھی خود مولوی ابراہیم غور کر لیویں۔ وہ خود احمدی لکچرار کے وقت میں بھی موجود تھے۔ اور اپنے لکچر میں اپنے سامعین کو دیکھ رہے تھے اس کے متعلق ہم زیادہ لکھنا پسند نہیں کرتے۔ صرف ذیل میں چند امور ان کے غور کرنے کے لئے لکھے جاتے ہیں جن سے نصرت و مقبولیت کا سوال طے ہو جاتا ہے۔

(۱) احمدی مبلغ کا وقت دن دو بجے دوپہر سے ۵ بجے شام تک رکھا جاتا ہے جو سخت دھوپ کا وقت ہے لیکن پھر بھی خلقت کے ہجوم کا وہ عالم ہے کہ پنڈال سارے کا سارا بھر جاتا ہے۔ اور کئی آدمی قناتوں سے باہر دھوپ میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ محویت کا سامعین پر وہ عالم ہے کہ دھوپ کی گرمی اور تپش سب اس وقت ہیچ بھی جاتی ہے۔

(۲) پنڈال غیر معمولی طور سے بڑا بنایا جاتا ہے اور یہ صرف اس لئے کہ پروگرام میں ایک ایسا لکچرار ہے کہ جس لکچر میں بہت خلقت آوے گی۔ لیکن وقت پر وہ پنڈال بھی مکتفی نہیں ہوتا اور سوائے احمدی مبلغ کے کسی اور سپیکر کے وقت اس قدر ہجوم نہیں ہوتا اور نہ شروع سے اخیر تک یکساں محویت اور دلچسپی کا اظہار ہوتا ہے۔

(۳) میں اس وقت جب احمدی مبلغ لکچر دے کر سیالکوٹ سے کسی اور اسٹیشن پر جانا چاہتا ہے۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسوقت آریہ سماجی جلسہ میں پنڈت درشنانند تعلیم قرآن پر کچھ اعتراض پیش کرنے والا ہے۔ منتظمین اور اہل جلسہ کی خواہش ہے۔ کہ ان اعتراضات کا جواب احمدی مبلغ ہی دے۔ حالانکہ سیالکوٹ میں مولوی ابراہیم صاحب موجود ہیں۔ لیکن ان کی طرف رجوع نہیں ہوتا۔

(۴) احمدی مبلغ یہ وعدہ کر کے چلا جاتا ہے کہ بہت اچھا میں کل

واپس آکر جواب دیدونگا۔ کیونکہ میں اسوقت اسٹیشن پر جاتا ہے۔ وہ دوسرے دن نو بجے صبح کے قریب بیرونی اسٹیشن سے واپس آتا ہے اور آنے سے کچھ دیر بعد پلیٹ فارم پر چلا جاتا ہے۔ میں اسوقت گذشتہ دن کے اعتراضات جو پنڈت ورشنا نند نے قرآن پر کئے۔ بغرض جواب اسکے حوالے کئے جاتے ہیں۔ ہماری غرض اس موقعہ پر یہ دکھلانا ہرگز نہیں۔ کہ احمدی مبلغ بہت قابل اور فاضل ہے۔ کیونکہ اسے خود کسی اکتسابی دینی علم کا دعوے نہیں اور نہ اسے اپنے علم کے اس قدر حاوی ہونے کا دعوٰی ہے۔ کہ وہ فی البدیہہ جواب دیتا ہے۔ ہمیں تو یہاں صرف اس مقبولیت اور اعتبار جماعت کا دکھلانا منظور ہے۔ جو اہل سیالکوٹ کے معزز اور تعلیم یافتہ گروہ کو احمدی مبلغ پر ہے۔ اگر ان کی نگاہ میں کسی اور کو مقبولیت ہوتی تو وہ ضرور ایسے شخص کو کہتے۔ جسکو بارہ چودہ گھنٹے ان اعتراضات پر غور کرنے کا موقعہ بھی مل جاتا۔ لیکن آخر کوئی خاص اعتبار اور مقبولیت اہل سیالکوٹ میں ہمارے مبلغ کو حاصل ہے۔ جو سیالکوٹ کے ایک مدعی فضیلت و علمیت کو چھوڑ کر ایک انگریزی خوان "ایمان را مید ہی فہم وذکا" کے مصداق کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اسے ان اعتراضات پر غور کرنے کا موقعہ بھی نہیں ملتا۔

(۵) اہل سیالکوٹ میں مولوی ابراہیم کی موجودگی پر بھی ہمارے مبلغ کو خدا نے کس قدر نصرت و برکت اور مقبولیت دی۔ وہ ان الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے۔ جو ہمارے مبلغ کو انٹروڈیوس کرانے کے وقت پریزیڈنٹ جلسہ نے دوسرے دن بیان کئے اور جس کا مفہوم ذیل کے الفاظ سے ادا ہوسکتا ہے۔

صاحبان عموماً صدر جلسہ ہمیشہ کسی سپیکر کو انٹروڈیوس کرانے کے وقت کچھ الفاظ تو اسکی تعریف میں بیان کرتے ہیں اور کچھ سامعین کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ صبر اور تحمل سے سپیکر کی باتوں کو سنیں اور یقین دلاتے ہیں۔ کہ سپیکر جو کچھ بیان کرے گا وہ سامعین کو محظوظ کریگا یہ باتیں صدر جلسہ اس لئے کہا کرتے ہیں۔ کہ سامعین اٹھ نہ جاویں۔ بلکہ دوران تقریر میں بیٹھے رہیں۔ لیکن میں اس وقت جس لکچرار کو انٹروڈیوس کرنے لگا ہوں اس کے متعلق اگر میں یہ اعلان کروں کہ تم چلے جاؤ۔ تو تم یہاں سے نہ جاؤ گے۔ میں اگر تم کو یہاں سے رخصت کردینے کے لئے مجبور ہی کروں۔ تو اسکی جادو بیانی تم کو یہاں سے ہٹنے نہ دے گی۔ وغیرہ وغیرہ

الغرض خدا تعالیٰ نے گذشتہ دسمبر سے آجتک ان چار ماہ میں وہ سوانح پیدا کر دئیے۔ جس سے مولوی ثناء اللہ اور مولوی ابراہیم کو اپنے مطالبات کچھ ادا ہونے کا موقعہ نظر آگیا۔ ہاں البتہ جس روپیہ پیدا کرنے والی تجویز کے پیچھے وہ لگے ہوئے تھے۔ اور اس وقت بھی ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ اور اس کو للہیت سے کوئی تعلق نہیں اور نہ وہ حاصل ہوسکتا ہے۔ یہ لوگ یاد رکھیں۔ کہ خدا کے دین کی خدمت اور دینی معارف کے مالک وہ منکسر المزاج اور دل کے حلیم انسان ہیں۔ جو باوجود علم و فضل کے ہر اکتسابی علوم پر ناز نہیں رکھتے۔ جو باوجود واقفیت ضروری کے خدا کی جناب میں اُمّی ہونے کے معترف ہیں جن کے دل میں خدمت دین کا شوق ہے۔ جو اپنا وقت اپنا مال اپنی آسائش اور اپنا آرام دین کے لئے قربان کرنے کو طیار ہیں۔ اور جو دو لفظوں میں دین کو دنیا پر مقدم جانتے ہیں اور جو تقوے کے ذریعہ علوم آلٰہیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ہاں یہی وہ لوگ ہیں۔ جو خدا کے علوم کے وارث ہیں۔ اور انہیں کو حصہ وافر ملیگا۔

نادانو! تم کب تک پبلک کو ہمیں دین کے رنگ میں کنزو گے۔ کب تک اپنے علم کی لاف زنی سے خوش ہوگے عربی زبان ہمارے مذہب کا سرچشمہ ہے اور اس کا جاننا برکت کا موجب ہے۔ لیکن تم لوگ دین سے الگ ہو۔ تم نقود کے پرستار تم ان مواقعہ کے متلاشی ہو جہاں تم کو دو نگانہ معاد حاصل ہوسکیں۔ تمہارا چندکتابوں کا شکم میں جمع کرلینا محض اسفار ہے۔ تمہاری عربی دانی خواہ جس قدر ہو اس شخص سے بہت ہی کم ہے۔ جو ایک وقت قوم میں ابوالحکم تھا۔ لیکن تمہاری طرح وہی ابوالحکم انکار صداقت پر اسلامی دنیا میں ابوجہل کہلایا۔

دیکھو کامیابی کا گُر ایک تقوے ہے اور اسی سے علوم آلٰہیہ حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن مشکل تو یہ ہے۔ کہ تمہارے نزدیک تقوے اور گناہ اور فسق اور مجرمیت شاید مترادف اور ہم معنے ہیں۔ آخر گورداسپور کی کچہری کی چار دیواریں آج تک لعنت اللہ علی الکاذبین کا ورد کر رہی ہیں۔ جہاں مولوی ثناء اللہ نے حلف لیکر ۲۰ مئی ۱۹۰۳ء کو خواجہ کمال الدین صاحب کی جرح کے ماتحت آتمارام مجسٹریٹ کے سامنے صرف اس غرض کے لئے کہ وہ کرم الدین جیسے جوڈیشل طور پر فیصلہ شدہ کذاب کو متقی ثابت کرے۔ ذیل کے امور اپنے اس بیان میں لکھائے۔ جو مثل کے ورق ۲۲۳ سے شروع ہوتا ہے

"نماز نہ پڑھنے والا زنا کرنیوالا ایک قسم کا متقی ہے قرآن کریم کا کوئی حکم توڑنے والا بھی متقی ہو سکتا ہے ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جھوٹ بولنا ہر حالت میں ایک معنے سے فسق ہے یعنی گناہ ہے۔ فاسق ایک معنے سے متقی ہوسکتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ دھوکہ دینے والا جعلساز بہتان باندھنے والا۔ افتراء باندھنے والا۔ دغا دینے والا ایک معنے سے متقی ہوسکتا ہے بعض حالات میں دغا نیک ارادے سے ہوتا ہے وہ شخص ہے جس کو اپنی دینداری اور خدمت دین پر ناز ہے۔ جو شخص حلفاً یہ بیان کرسکتا ہے اور محض اس لئے کہ اس کے دشمن کو مقدمہ میں تکلیف ہو اور ایک کذاب متقی ثابت ہوجاوے۔ اس کے متعلق یہ گمان کرلینا کوئی امر مستبعد نہیں کہ نماز کے چھوڑنے میں یا قمار کے معاملہ میں دھوکہ دہی جعلسازی بہتان بندی افتراء اور دغا کرنے میں اگر کوئی وقت اس پر آپڑے تو تقوے کا خیال ایسے شخص کو ان افعال شنیعہ اور خصائل رذیلہ سے مانع نہیں ہوگا۔ جس شخص کا یہ ایمان ہے۔ تو پھر ان منہیات سے روکنے کے لئے اس کے پاس کیا رکھا ہے ایسے عقیدہ والوں کے حسب حال کسی نے کیا اچھا کہا ہے۔

مے جو پی رات کو تو صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

دغا اور پھر نیک ارادہ سے یہ ثناء اللہ کا ہی حق ہے۔ ان کے ہم جنس ایک اور مولوی نے دغا کی دو قسمیں حلفاً اسی عدالت میں بیان کیں۔ دغا جائز اور دغا ناجائز۔ ان کے ہمدرد مولوی یا کسی نے کہا کہ کذب کی دو قسمیں ہیں۔ کذب حلال اور کذب حرام شرم! شرم!! شرم!!!

کیوں کسی عالم ربانی کی ضرورت دنیا میں نہ ہو۔ جب عالم زمانہ میں اس قماش کے پیدا ہوجاویں۔ ان فاسقانہ تعلیموں کے جواز میں یہ شخص زیادہ سے زیادہ ہم کو کسی سابق مصنف کا حوالہ دیگا۔ ہم اس کو بھی اسی شخص کی مد میں رکھیں گے۔ بات یہ ہے۔ کہ یہ لوگ اپنے بعض جذبات ردیہ پر قابو نہیں پا سکتے۔ اور پھر اسے جزو فطرت سمجھ کر اسی ٹوہ میں لگے رہتے ہیں۔ کہ کسی نہ کسی طرح ان رذیلہ خصلتوں کی جوازیت پیدا ہوجاوے۔ جب دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف تقوٰی تقوٰی پکار رہا ہے۔ اور متقی کو ہی نجات کا مستحق ٹھہراتا ہے۔ اور دوسری طرف ان لوگوں سے مذکورہ بالا رذائل دور نہیں ہوتے اس لئے پھر یہ لوگ ایسے مسائل گھڑنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ جس کا نمونہ مذکورہ بیان

٭ حاشیہ کالم دوم۔ ہم عنقریب اس شخص کے بیان گورداسپور پر مفصل بحث کرینگے۔ جس سے اس کے مبلغ علمی اور تقوے کا نمونہ پبلک پر ظاہر ہوجاوے گا۔

عدالت میں ہے۔ بے شک جو ہو اس قسم کے ملا جب منبر پر چڑھ کر فضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہیں۔ کہ جن سے رسول پاک کی ذات کو کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن اس سے ان کے کسی فعل کی جو اذیت ہو جاتی ہو مثلاً مولوی ابراہیم نے الہادی کے کسی نمبر میں سیرۃ نبی کریم کے عنوان میں ایک عجیب بات بیان کی ہے۔ جس کا حوالہ ہم نے اہلحدیث اخبار میں دیکھا ہے۔ مولوی ابراہیم کو بیان کرنا یہ مقصود ہے کہ نبی کریم کو اپنی قوت شہوانی پر بڑا ضبط تھا اور اس کی تشریح میں مولوی ابراہیم یہ بیان کرتے ہیں کہ ایام رمضان میں باوجودیکہ آپ اپنی بیوی کے ساتھ جب لیٹتے تھے۔ تو ہر طرح مساس وغیرہ ہوتا تھا۔ لیکن پھر بھی آپ اس قدر اپنے جذبہ پر ضبط رکھتے تھے۔ کہ آپ نے کبھی جماع نہیں کیا۔ اب اگر یہ واقعہ ایسا ہے۔ جیسے کہ اہلحدیث سے پتہ لگتا ہے۔ تو مولوی ابراہیم سے کوئی دریافت کرے کہ ضبط شہوت کا یہ موقعہ کیا کسی ہر ایسے مسلمان کو نہیں ملتا جس نے روزہ رکھنا فرض کر لیا ہے۔ یہ کونسا کمال ہے۔ جس کے ذکر کرنے کیلئے مولوی صاحب کو پڑی۔ کمال تو وہ ہے۔ جو کسی اور میں نہ ہو۔ ایسے ضبط میں تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہر ایک مومن روزہ دار شریک ہے۔ ان ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو ایسے وقت ضبط کیا جو ہر روزہ دار کا فرض ہے۔ وہ بعض وقت ایسے راویوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہو گا۔ ورنہ یہ کوئی امر خصوصیت نہیں۔

اب ہم اصل مضمون کیطرف رجوع کر کے پھر ان مبلغین [illegible] کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ احمدی مبلغین نے اس گذشتہ سال میں پنجاب کے مختلف ممالک میں محض اسلام کی خدمت میں لکچر دیئے اور اس میں انہوں نے جہاں تک ہمیں علم ہے۔ صدر انجمن احمدیہ سے یا سلسلہ عالیہ احمدیہ سے بعض نے تو بالکل مدد نہیں لی اور بعض نے بہت کم مدد لی۔ اپنا وقت اپنے مال اپنے آرام اور آسائش کو خدمت دین میں وقف کیا اور خدا تعالے نے انہیں نصرت اور برکت عطا کی یہ سلسلہ اگر خدا تعالے کو منظور ہوا۔ تو ان کیطرف سے جاری ہے۔ اور جاری رہے گا۔ مولوی ابراہیم اور مولوی ثناء اللہ بھی محض عند اللہ اس خدمت کے لئے اٹھیں اور یہ امر محض ابتغاء لوجہ اللہ ہو اور دل سے بالکل نمود شہرت اور تعزز ذاتی کا خیال نکال دیں پھر اگر وہ سچے ہیں اور ہم راستی پر نہیں تو نصرت الٰہیہ ان کے شامل حال ہوگی۔ اور ہم خذلان کے مالک ہوں گے۔ ورنہ نتیجہ برعکس ہو گا۔ جیسے کہ آج تک ثابت ہوا ہے اور جیسے کہ فرمایا ہے

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولےٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رہ اس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو

لیکن وہ یاد رکھیں کہ وہ ایسا اب نہ کر سکیں گے۔ بمنت اور عند اللہ جب کچھ خرچ کرنا تو ان کو موت ہے۔ گذشتہ سال میں ہماری طرف سے مفصلہ ذیل مقامات پر محض اسلام کی خدمت میں لکچر اور وعظ ہوئے۔

کلکتہ ۱۔ لاہور ۱۰۔ فیروزپور ۴۔ شملہ ۴۔ جالندھر ۲ دہلی ۲۔ علی گڑھ ۱۔ گوجرات ۱۔ سیالکوٹ ۵۔ راولپنڈی ۳ سری نگر ۲۔ ملتان ۱۔ سرگودہ ۱۔ بھیرہ ۱۔ کوہاٹ ۳۔ مظفرنگر کانگڑہ ۱۔ دہرم سالہ ۱۔

اس سال ہمارے مبلغین اگر خدا تعالیٰ کو منظور ہوا تو ہندوستان کے اور حصص میں جائیں گے۔ ہمارے منکرین اگر چاہتے ہیں تو وہ بھی نکلیں۔ پھر خدا تعالیٰ ہم میں اور ان میں ایک راہ فیصلہ کی نکال دیگا۔ ذیل میں ہم اخبار پایونیر الہ آباد کا ایک نوٹ درج کرتے ہیں۔ جس کی ہم آواز سول ملٹری گزٹ لاہور اور انڈین ڈیلی ٹیلیگراف لکھنؤ میں ہے۔ جس سے پتہ لگیگا کہ کس طرح خدا کی نصرت و برکت ایسے لوگوں کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ جو محض خدمت دین کے لئے بلا مزد و معاوضہ نکل پڑتے ہیں۔ کوہاٹ جیسے سرحدی شہر اور سرحدی ملاؤں کا مجمع اور پھر وہ کامیابی اور مقبولیت کہ ایک لکچر سننے کے بعد پھر دوسرے اور تیسرے لکچر کا تقاضا ہو رہا ہے۔ پایونیر اخبار کے نوٹ کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

کوہاٹ میں ایک اسلامی جلسہ

کوہاٹ کے ایک جلسہ میں جو خواجہ کمال الدین صاحب احمدی بی۔ اے ایل ایل بی پلیڈر لاہور کی آمد پر بہ سرپرستی انجمن اسلامیہ کوہاٹ اس ماہ کی ۳ تاریخ کو منعقد ہوا۔ خواجہ صاحب نے ایک دلچسپ ایڈریس دیا۔ مختلف طبقے کے ہزار ہا لوگ ان کے سننے کے لئے وہاں موجود تھے۔ جس میں علماء اور ملا صاحبان بھی شامل تھے۔ خواجہ صاحب نے دوران تقریر میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ کرتے اپنے سامعین کو ایک خاص امر کیطرف متوجہ کیا کہ نبی کریم کی زندگی میں ایک خاص بات ہمیں یہ نظر آتی ہے۔ کہ آپ امن دوست تھے۔ اور سوسائٹی موجودہ پولٹیکل حالت کی عزت کرتے تھے۔ اور پولٹیکل مفسدوں سے آپکو سخت نفرت تھی۔ عیسائی گورنمنٹ کے ماتحت جو آپکے ساتھی تھے۔ ان کو آپ نے ہدایت کی۔ کہ بادشاہ وقت کی اطاعت کریں × × × × × × ان کو حکم تھا کہ وہ باغیانہ سازشوں سے الگ رہیں اور پولٹیکل فسادوں سے بچیں۔ پھر سپیکر نے یوں بیان کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ اس شخص کے لئے کیا سزا ہوگی۔ جو نبی کریم کے احکام کی اطاعت نہ کرے۔ ہم کو خدا تعالیٰ کا شکر گذار ہونا چاہئیے۔ کہ جس نے ہم کو ایسی گورنمنٹ دی۔ جو مذہب کی آزادی اور دین کے معاملات میں حریت بخشتی ہے۔ تم میں سے اگر کوئی شخص بغاوت کا خیال بھی کرے گا۔ تو وہ نہ صرف جرم ہی کر رہا ہے۔ بلکہ وہ ایک گناہ کبیرہ کا بھی مرتکب ہے جس کے لئے نہ صرف یہاں ہی قید ہے بلکہ آئندہ بھی سزا ہے۔ خواجہ صاحب برابر تین گھنٹہ تک تقریر کرتے رہے اور پھر حاضرین نے درخواست کی کہ وہ کل صبح بھی انہیں ایڈریس دیں"

دعا مدد

میرے مکرم جناب مفتی صاحب و قاضی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ از راہ عنایت بذریعہ اخبار سب بھائیوں کی خدمت میں میری طرف سے میرے لڑکے کی ہدایت اور برسرروزگار ہونے کے واسطے اور میری مالی مشکلات کے دفعیہ کے واسطے بواسطہ خدا و رسول توجہ خاص سے دعائے خیر فرمانے کے واسطے عرض کریں۔ احمد دین۔ سرگودہ

وی پی آتے ہیں

ان تمام صاحبان کی خدمت میں جنکی طرف سنہ ۱۹۰۹ء کا بقایا ہے یا سنہ ۱۰ء کی قیمت تا حال وصول نہیں ہوئی۔ اگلا پرچہ یعنی ۳۰ جون سنہ ۱۰ء کا اخبار وی پی کیا جائیگا اب بھی جو صاحب واپس کرینگے مجبوراً ان کا اخبار بند کرنا پڑے گا۔

جلسہ انجمن راجپوتان

دارالامان کے سالانہ جلسے بن جو کہ صدر انجمن احمدیہ کے خرید کردہ وسیع احاطہ میں منعقد ہوا تھا اور جس میدان میں بہت سے خیمے اور چھولداریاں لگائی ہوئی تھیں اور جابجا اس کے شیڈز محض مہمانوں کے آرام و قیام کے لئے بنائے ہوئے تھے۔ وہاں اس سال احمدی راجپوتوں نے بھی اپنی سوشل حالت کو سنوارنے اور نیز انسداد ارتداد راجپوتان کے لئے جلسہ کیا اس جلسہ کے حالات بیان کرنے سے پہلے اگر میں اس عالیشان وسیع میدان کا ذکر نہ کروں۔ تو میں سخت ناشکر گذار ہونگا جو نظارہ اس مبارک میدان کا دیکھیں ایک معزز وکیل اور جج سے لیکر ایک قلی اور زمین آنہ روزانہ مزدور تک بلالحاظ ظاہری دنیاوی اقبال و ثروت کے ہائی کے فرش پر بڑے ڈالے کل مومن اخوۃ کا ثبوت دے رہے تھے) اس سال دیکھا گیا ہے۔ وہ تمام عمر یاد رہے گا۔ میں دیکھتا تھا کہ رات کے دو بجے اکثر احمدی جوان نماز تہجد کے لئے بیدار ہوتے ہیں اور بڑے خشوع اور خضوع کے ساتھ نوافل ادا کرتے ہیں اور بعض توبہ استغفار میں اور بعض درود شریف کے پڑھنے میں مشغول ہیں۔ حتےٰ کہ صبح کے پانچ بجتے ہیں چونکہ ڈیرے دور دور فاصلہ پر تھے۔ اس لئے مختلف جگہوں کی اذانوں سے اللہ اکبر کے نعروں کی آواز سنائی دینی شروع ہوتی ہے۔ پھر چھ بجے تک مختلف جگہوں میں نماز باجماعت ادا ہوتی رہتی ہے۔ ایک ایک جماعت میں سینکڑوں نمازی نماز پڑھتے ہیں۔ الحمد للہ ایک شاندار اسلامی نظارہ نظر آتا تھا۔ ممکن ہے کہ کبھی شاہان اسلام کے زمانہ میں ایسا نظارہ نظر آتا ہو۔ ہزار ہا سچے دیندار مسلمانوں نے میدان میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں ہر جگہ اللہ تعالیٰ کا پاک کلام اور اس کے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کلمات یعنی حدیث شریف کا ذکر اذکار ہو رہا ہے۔ اس عالیشان وسیع میدان کے کسب ذا میں ماہ مارچ کی پچیس تاریخ کی رات کو بوقت آٹھ بجے شب کے راجپوت برادری جمع ہوئی ہے۔ اور راجپوتوں کے ارتداد کے انسداد کی تجاویز سوچی جاتی ہیں۔ اللہ اللہ میرا دل جوش سے بھر جاتا ہے۔ اور بڑے جوش اور شکر کے ساتھ اس برگزیدہ پاک انسان بروز محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مسیح زا غلام احمد مغفور و مرحوم مسیح موعود و مہدی معہود وکرشن پر درود اور سلام بھیجنے کو دل چاہتا ہے جس نے اپنے پاک نفوس کی برکت سے اوس قوم کو جو اسلام کے نام سے ناواقف اور ہر وقت کر توتوں اور ہر آن دنیاوی لالچ کے فکروں میں مستغرق رہنے والی تھی۔ اس لائق بنا دیا کہ آج وہ مسلمانوں کے ارتداد کے انسداد کی تجاویز سوچ رہی ہے اور اپنے قومی بھائیوں کی دینی حالت کو سدھارنے کی فکروں میں بے چین ہو رہی ہے اور یہ دیکھ نہیں سکتے۔ کہ ہماری قوم کے بھائی اسلام سے کنارہ کشی اختیار کرکے جہنم کے گڑھے میں گریں اور ہم امن وسلامتی کے کنارے پر کھڑے خاموش تماشہ دیکھیں۔ یہ اس پاک مرد کے نفوس قدسی کی برکت ہے کہ راجپوتوں کی دنیاوی آن کو دینی غیرت میں تبدیل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس پاک روح پر لاکھ لاکھ برکتیں اور ہزاروں ہزار رحمتیں نازل فرماوے۔ آمین ثم آمین

قبل از آغاز کارروائی جلسہ۔ چودھری غلام احمد خان صاحب رئیس کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور صدر جلسہ مقرر ہوئے اور شیخ یعقوب علی صاحب تراب احمدی اڈیٹر اخبار الحکم کی خدمت میں جنہوں نے اس مبارک تجویز کی راجپوتوں میں اپنی اخبار کے ذریعے تحریک کی تھی۔ بایں خیال کہ محرک صاحب کو ہی افتتاحی تقریر کرنی چاہئیے۔ ابتدائی افتتاحی تقریر کرنے کے لئے درخواست کی گئی۔ شیخ صاحب نے تقریر شروع کی اور راجپوتوں کے ارتداد کے انسداد کی ضرورت کو بڑے پُرجوش لہجہ میں بیان فرمایا۔ اور یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ ہندوستان میں آریوں کا فتنہ دن بدن بڑھ رہا ہے اور یہ لوگ سیدھے سادے مسلمانوں پر ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ چنانچہ ممالک مغربی و شمالی میں راجپوتوں کے گاؤں کے گاؤں مرتد ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں کا عموماً اور راجپوت مسلمانوں کا خصوصاً فرض ہے کہ اس آنے والے ارتداد کے سیلاب کو روکیں۔ اور اپنے مسلمان بھائیوں کی دستگیری کریں۔ اس کے بعد چودھری مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی نے اس کی اہمیت پر بڑا زور دیا اور بیان کیا کہ جو کچھ شیخ صاحب نے بیان فرمایا ہے۔ یہ بالکل سچ ہے۔ اور اکثر اخباروں میں بھی اس فتنہ کا حال پڑھا ہے عام مسلمانوں کا عموماً اور راجپوتوں کا خصوصاً یہ فرض ہے۔ کہ اپنے دینی اور قومی بھائیوں کی مدد کریں۔ اور ان کو جہنم کے گڑھے میں گرنے سے بچالیں۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ راجپوت وہ ہوتا ہے۔ کہ جس میں آن ہو اور جس میں آن نہیں اس میں ایمان نہیں اس لئے اگر راجپوتوں میں اپنے قومی بھائیوں کے بڑھنے کا جوش پیدا ہوا ہے۔ اور وہ جوش ایک قومی جوش ہے۔ تو پھر ہمت اور استقلال سے اس مبارک کام کو شروع کر دینا چاہئیے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ فوری جوش سے کام شروع کیا جاوے۔ اور پھر چند روز وہ جوش دکھا کر خاموشی اختیار کی جاوے اس سے کام کو شروع نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ اگر شروع کیا جاوے۔ تو پھر اپنی طرف سے پوری کوشش سے کرنا چاہئیے ہمت مرداں مدد خدا۔ اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔ کیونکہ ہر فعل کا نتیجہ مرتب کرنا اسی کا کام ہے۔ اور اس کے ہی بس میں ہے۔

اس کے بعد چودھری غلام احمد خان صاحب رئیس کاٹھ گڑھ نے جو کہ ایک معمر تجربہ کار اور ظاہری شکل میں بھی ذی وجاہت اور بارعب نظر آتے ہیں اور پرانے رئیس ہیں اپنی تقریر شروع کی اور فرمایا۔ کہ میں نے بڑے بڑے زمانے دیکھے ہوئے ہیں۔ بڑی مدت تک سرسید کا ہمخیال رہا ہوں۔ اور ان کے بعد علماء اہلحدیث کی خدمت میں بھی دیر تک رہا ہوں۔ اور حضرت اقدس مرحوم و مغفور کے بھی پرانے خادموں سے ہوں۔ اس لئے سب صاحبوں کی خدمت میں اپنے وسیع تجربہ کی بنا پر عرض کرتا ہوں۔ کہ شروع شروع میں کام کو بڑے جوش اور شوق سے کیا جاتا ہے اور تھوڑے عرصہ بعد دل سیر ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ کام جس کی بنیاد آج رکھی جاوے گی ایسا کام نہیں ہے۔ کہ شروع تو جوش و خروش سے ہو۔ اور شروع کرنے کے بعد دل جلدی ہی سیر ہو جاویں۔ یا اس نئے کام کی سرگرمی اور جوش میں ہم لوگ اس کی طرف بالکل جھک پڑیں اور دوسری طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ ابھی ہمارے سامنے دارالامان کے بڑے بڑے کام بھی ادھورے پڑے ہوئے ہیں۔ یہ نیا کام ہم کو اوس اصلی غرض سے نہ روک دے۔ یعنی صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں سستی پیدا نہ ہو جاوے اور ان میں کمی نہ آجاوے۔ جس کام کو آپ اب شروع کرنے لگے ہیں یہ کام بڑا ضروری ہے۔ ضرور کرنا چاہئیے۔

ان کے بعد چودھری مولا بخش صاحب بھٹی احمدی سیالکوٹی نے کچھ تقریر کی۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ اس کام کو جس کا بیڑا آج سب نے اوٹھانے کا ارادہ کیا ہے۔ ہم سب نے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کرنا ہے اور یہ کام صدر انجمن احمدیہ کے چندوں میں کمی کا باعث ہرگز ہرگز نہ ہوگا۔ کیونکہ دارالامان کے چندوں کی ادائگی ہم لوگ بمنزلہ فرض کے مانتے ہیں اور اس نئے کام میں مدد کرنا بطور نوافل کے ہے اس لئے فرض کی ادائگی لازمی اور ضروری ہے۔ اور نوافل کی اختیاری۔ پس یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔ کہ فرض تو ادا نہ کیا جاوے اور نوافل کے پیچھے پڑ جاویں۔ ہر بھائی اصل دارالامان کے چندے ادا کیا کرے گا۔ اور اس کے بعد اس کام میں مدد دے گا۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کام کو شروع کر دینا چاہئیے۔ اس کے بعد سٹارٹنگ ممبران کی فہرست کھولی

گئی اور حسب ذیل ممبر مقرر ہوئے۔ (۱) چوہدری غلام احمد صاحب رئیس کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار پور (۲) چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی چونڈہ ضلع سیالکوٹ (۳) چوہدری رحمت خاں صاحب کاٹھگڑھ ضلع ہوشیار پور (۴) چوہدری رحمت خاں ولد چوہدری بیگی خاں صاحب سکنہ ایضاً۔ (۵) چوہدری مراد بخش صاحب سکنہ ایضاً (۶) چوہدری محمد علی صاحب سکنہ ایضاً۔ (۷) چوہدری ابراہیم صاحب سکنہ ایضاً (۸) چوہدری ہدایت اللہ صاحب سکنہ ایضاً (۹) چوہدری جلال الدین صاحب سکنہ ایضاً۔ (۱۰) میاں عبد السلام صاحب سکنہ کاٹھ گڑھ حال ملازم دفتر ریلوے لاہور۔ احمدیہ بلڈنگز (۱۱) میاں عبد المنان صاحب سکنہ ایضاً۔ (۱۲) چوہدری غلام احمد صاحب کریام ضلع جالندھر (۱۳) چوہدری غلام محمد صاحب سکنہ ایضاً (۱۴) چوہدری نعمت خاں صاحب سکنہ ایضاً (۱۵) چوہدری گل محمد خانصاحب سکنہ ایضاً (۱۶) چوہدری عبد الرحمن خاں صاحب سکنہ ایضاً (۱۷) چوہدری عبد الغنی صاحب سکنہ ایضاً۔ (۱۸) چوہدری فیروز خانصاحب رئیس راہوں ضلع جالندھر (۱۹) چوہدری جیوے خانصاحب سکنہ لنگڑوعہ ضلع جالندھر۔ (۲۰) چوہدری غلام قادر خانصاحب سکنہ ایضاً (۲۱) چوہدری غلام قادر خانصاحب سکنہ سٹروعہ۔ (۲۲) چوہدری برکت علی خانصاحب سکنہ ایضاً۔ (۲۳) چوہدری علی احمد خانصاحب سکنہ ایضاً (۲۴) چوہدری نعمت خانصاحب سکنہ ایضاً (۲۵) چوہدری عبد القادر صاحب نوروالا ضلع لودیانہ۔ (۲۶) چوہدری رحیم بخش صاحب نومسلم سکنہ ظفروال (۲۷) میاں محمد یسین صاحب سکنہ سہاں پور حال مہاجر دار الامان (۲۸) میاں محمد یسین صاحب سکنہ ایضاً۔ (۲۹) راجہ کرم داد خانصاحب سکنہ چنگا (۳۰) مولوی محمد فضل صاحب سکنہ ایضاً۔ (۳۱) چوہدری جلال خاں صاحب سکنہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ (۳۲) چوہدری غلام حسین خانصاحب سکنہ اوللہ ضلع سیالکوٹ (۳۳) چوہدری عبد اللہ خانصاحب سکنہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ۔ (۳۴) چوہدری محمد حسین صاحب اپیل نویس ہوارہ ضلع لودھیانہ (۳۵) ملک مولا بخش صاحب سکنہ گورالی ضلع گجرات (۳۶) بابو برکت علی سکنہ گجرات۔ (۳۷) چوہدری ولیداد خانصاحب سکنہ چک سکندر ضلع امرتسر۔ (۳۸) چوہدری اکبر خاں صاحب سکنہ ایضاً۔ (۳۹) چوہدری بوٹے خانصاحب سکنہ بھیری ضلع گورداسپور۔ (۴۰) چوہدری اکبر خانصاحب سکنہ ایضاً (۴۱) چوہدری شیر محمد صاحب سکنہ بہارہ ضلع ہوشیار پور (۴۲) حاجی نواب خاں سکنہ پنگالہ ضلع ہزارہ (۴۳) چوہدری اسمٰعیل خاں صاحب کلارک دفتر محاسب دار الامان اصل سکنہ لن گڑھ ننگل ضلع ہوشیار پور۔ (۴۴) منشی برکت علی صاحب (۴۵) مامون خانصاحب [illegible]
اس کے بعد حسب تجویز حاضرین جلسہ عہدہ دار تجویز کئے گئے۔ بالاتفاق رائے چوہدری غلام احمد خانصاحب رئیس کاٹھ گڑھ پریذیڈنٹ اور بالاتفاق رائے دیا قرار حاضرین جلسہ چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی احمدی سیالکوٹی جنرل سکرٹری مقرر ہوئے پھر مینیجنگ کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب ہوا۔ اور حسب ذیل صاحبان مینیجنگ کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے (۱) چوہدری غلام احمد خانصاحب سکنہ کاٹھ گڑھ۔ (۲) چوہدری محمد حسین خانصاحب سکنہ ایضاً۔ (۳) چوہدری عبد الحی خانصاحب سکنہ ایضاً حال ملازم دیپال پور ضلع منٹگمری۔ (۴) چوہدری غلام قادر خانصاحب رئیس سٹروعہ (۵) چوہدری فیروز خاں صاحب سکنہ راہوں (۶) چوہدری محمد حسین صاحب جبہوارہ (۷) چوہدری غلام محمد خانصاحب سکنہ کرجام (۸) چوہدری غلام قادر خانصاحب سکنہ لنگڑوعہ (۹) چوہدری غلام حسین خانصاحب ٹھیکیدار ضلع سیالکوٹ (۱۰) چوہدری کرم بخش صاحب پٹواری بٹے ضلع سیالکوٹ۔ (۱۱) چوہدری بوٹے خاں صاحب سکنہ ننکار (۱۲) چوہدری عبد اللہ خانصاحب سکنہ قلعہ صوبا سنگھ (۱۳) ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی (۱۴) بابو برکت علی صاحب سکنہ گجرات (۱۵) چوہدری جلال خاں صاحب سکنہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ۔ (۱۶) چوہدری مولا بخش صاحب بھٹی سکنہ چونڈہ ضلع سیال کوٹ اور تجویز ہوئی کہ ہر ایک صاحب جو مینیجنگ کمیٹی کا ممبر مقرر ہوا ہے پیشگی یکمشت ؏ روپیہ چندہ ادا کرے۔ چنانچہ فہرست چندہ کھولی گئی۔ اور حسب تفصیل ذیل اوسی وقت چندہ جمع ہوا اور باقی دوستوں نے اپنے اپنے گھروں سے جا کر بھیجنے کا وعدہ فرمایا۔

- فہرست چندہ دہندگان اور تعداد چندہ -

(۱) چوہدری غلام قادر خانصاحب سکنہ لنگڑوعہ سے ؏ - (۲) چوہدری مولا بخش صاحب سکرٹری سکنہ چونڈہ ؏ (۳) چوہدری جلال خاں صاحب سکنہ چونڈہ ؏ - (۴) چوہدری عبد الرحمان خانصاحب سکنہ قلعہ صوبا سنگھ سے (۵) چوہدری فیروز خاں صاحب سکنہ راہوں للعہ (۶) چوہدری اسمٰعیل صاحب سکنہ گلوزانی تحصیل اجنالہ ۸ر (۷) چوہدری محمد حسین خانصاحب سکنہ ہواڑہ ؏ (۸) چوہدری مولا بخش صاحب سکنہ کاٹھ گڑھ ۸ر (۹) چوہدری عبد السلام صاحب عصہ (۱۰) شیخ یعقوب علی صاحب عصہ بطور تبرک (۱۱) چوہدری بوٹے خانصاحب سکنہ ننکار ؏ (۱۲) چوہدری شیر محمد خانصاحب سکنہ اہرانہ عصہ (۱۳) چوہدری نواب خاں صاحب سکنہ پنگالہ عصہ (۱۴) میاں نصیر الدین صاحب ۸ر بطور تبرک۔

اور یہ بھی قرار پایا کہ آئندہ جو صاحب مینجنگ کمیٹی کا ممبر ہونا چاہے وہ ؏ روپیہ چندہ داخل کرنے سے ممبر ہو سکتا ہے۔

(نوٹ مینجنگ کمیٹی کے ہر ایک ممبر کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے علاقہ میں فراہمی چندہ کا انتظار کرے) بوقت ۱۰ بجے شب کے جلسہ برخواست ہوا اور ہر ایک بھائی اپنے اپنے کیمپ میں چلا گیا۔

اجلاس دوئم منعقدہ ۲۶ر مارچ سنہ ۱۹۱۰ء بوقت ۸ بجے تک رات کے آٹھ بجے پھر اسی کیمپ میں سب بھائی جمع ہوئے اور ایک صاحب نے اعتراض پیش کیا کہ راجپوت بھائی باوجود احمدی ہونے کے اپنے ہندو بزرگان کے پرانی رسومات کو ترک نہیں کرتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ایک دھبہ ہے۔ اسوقت چونکہ سارے احمدی راجپوت بھائی جمع ہوئے ہوئے ہیں۔ اس لئے میں اعتراض پیش کرتا ہوں بیاہ شادی مرنے پر وہی رسومات کرتے ہیں جنکو شریعت میں بدعت کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ بیوہ کی شادی میں یعنی دوبارہ نکاح کرنے سے جھجکتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کا منہہ دیکھتے ہیں۔ کہ کون پیش قدمی کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس پر چوہدری مولا بخش سلمہ اللہ سیالکوٹی نے کھڑے ہو کر تقریر کی۔ اور بیوہ کے نکاح نہ کرنے سے جو بد نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ انکا ذکر کیا۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ بیوہ کا نکاح نہ کرنے سے خدا اور اس کے رسول کے احکام کی نافرمانی ہوتی ہے۔ اور بیاہ شادی مرنے ختنہ وغیرہ پر جو بدعات اور بد رسومات ہوتی ہیں۔ انکی ترک کی نسبت بیان کیا اس کے بعد چوہدری غلام احمد خانصاحب رئیس کاٹھ گڑھ کھڑے ہوئے اور بیان کیا کہ ہم لوگ اگرچہ مسلمان ہو چکے ہوئے ہیں۔ اور مسلمان بھی وہ مسلمان جنکو احمدی کہا جاتا ہے اور جنکی اخوت اور ہمدردی اور ایثار قرون [illegible] میں تعلیم ہو چکی ہوئی ہے لیکن ہم راجپوت احمدی ہیں۔ کہ ان رسومات میں سے بھی کچھ حصہ نہیں لیا۔ چنانچہ آپ نے ایک بیوہ کے نکاح کا قصہ درد بھرے دل سے بیان کیا جسکا نتیجہ یہ تھا کہ احمدی راجپوتوں نے اوس مظلوم بیوہ لڑکی اور اوسکے غریب شوہر کے کچھ مدد نہ کی۔ اور آپس میں محبت اور اتفاق اور اخلاص کا بہت وعظ کیا۔ اور دیگر بدعات اور بد رسومات کے ترک کرنیکا بیان بہت وضاحت سے کیا۔ اسکے بعد ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی ضلع گجرات نے بڑے جوش سے ترک بد عادت بد رسومات پرانی خیالات کا اظہار کیا اور بڑی پر اثر تقریر کی۔ جسکو حاضرین سنکر بہت خوش ہوئے۔ اوسکے بعد تجویز ہوئی کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں اس انجمن کا نام تجویز کرنیکے لئے عرض کی جاوے اور یہ بھی تجویز ہوئی کہ اس کارروائی کی ایک ایک نقل عام اطلاع کیلئے قومی اخبارات میں شائع کرنیکے لئے بھیجی جاوے۔

مورخہ ۲۷ر مارچ سنہ ۱۹۱۰ء

بعد نماز ظہر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح نے چوہدری غلام احمد خانصاحب پریذیڈنٹ و سکرٹری کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ہم آپکی اس انجمن کا نام انجمن راجپوتاں تجویز کرتے ہیں۔ چنانچہ یہی مبارک نام اس انجمن کا رکھا گیا۔ اور حضرت اقدس نے اس انجمن کی سرپرستی قبول فرمائی اور ہر ایک طرح سے مدد کرنیکا وعدہ فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ چندہ جمع کرنے میں کوشش کریں۔ باقی انتظام ہم کرینگے۔ اللہ تعالیٰ اس شفیق اور ہمدرد مرشد کو دیر تک ہمارے سر پر قائم رکھے آمین

عرض حال سکرٹری

ہر ایک مسلمان بھائی کو عموماً راجپوتان کو خصوصاً خواہ وہ احمدی ہوں یا غیر احمدی اس انجمن کی مدد کرنی چاہئے کیونکہ اس انجمن کا سب سے بڑا مقصد بچھڑے ہوئے مسلمانوں کو آریوں کے بے جا تسلط سے بچانا منظور ہے۔ اور اسلام کی سچائی کو عام طور پر واعظوں کے ذریعہ ذہن نشین کرانا مدنظر ہے سوائے اس کے اور کوئی غرض اس انجمن کی نہیں ہے۔ اس لئے ہر ایک مسلمان کو خواہ وہ راجپوت ہو خواہ جاٹ۔ خواہ وہ شہری ہو یا دیہاتی خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی مقلد ہو یا غیر مقلد خواہ وہ شیعہ ہو یا اہل سنت الجماعت مسلمانوں کے کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو اس انجمن کی مدد کرنی چاہئے کیونکہ اپنے پیارے اور سچے دین کی خدمت ہر ایک ہند مسلمان کا فرض ہے اور یہی اس انجمن کی اصلی غرض ہے ہر ایک صاحب جو اس انجمن کی مدد کے لئے کچھ بھیجنا چاہتے وہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب کی خدمت بابرکت میں براہ راست رقم بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں اور سکرٹری صاحب کے پاس صرف اطلاع بھیجدیں۔ تاکہ رجسٹر میں باقاعدہ اندراج وصول رقم چندہ کا کر دیا جاوے اور ہر ایک چندہ دہندہ کا نام اور رسید اخبار الحکم کے ذریعہ شائع کی جایا کریگی۔ اور ہر ایک کارروائی جو اس انجمن کی ہوگی وہ باقاعدہ طور پر ایک رجسٹر میں درج ہوگی جو اس غرض کے لئے سکرٹری نے کھولا ہوا ہے۔ اور اخبار الحکم کے ذریعہ بھی شائع ہوا کریگی ہر ایک صاحب چندہ دہندہ کی رسید اخبار الحکم کے ذریعہ شائع کی جایا کریگی علاوہ رجسٹر میں درج کر لیا جایا کریگا۔ رجسٹر میں فہرست چندہ مع نام چندہ دہندگان اور نام ممبران مینیجنگ کمیٹی و ٹرسٹ ریگ کمیٹی وغیرہ وغیرہ درج ہیں اغراض و مقاصد علیحدہ اشتہاری صورت میں بھی چھپوائی گئی ہیں جو کہ عنقریب سکرٹری ہر ایک مینیجنگ کمیٹی کے ممبر کے پاس بھیجدیگا۔ والسلام

حضرت خلیفۃ المسیح کا ادنیٰ خادم عاجز بندہ مولا بخش بھٹی احمدی سیالکوٹی۔

عازم حج کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اس عاجز نے سنہ ۰۸ء میں ایک عقد اخوت کا اشتہار دیا تھا۔ اور اس کا خلاصہ حال یہ تھا کہ ہم میں عقد اخوت کا رشتہ ہو کہ ایک دوسرے کیلئے بڑی محبت سے دعا کرتے رہیں اور اپنے سلسلہ میں ... تاکہ ہم سب کی حق تعالیٰ دعائیں قبول کرکے رحم کرے اور اس اشتہار کو پڑھ کر بہت سے بھائیوں نے اس عاجز کیطرف اپنے مبارک نام دعا کے لئے روانہ کئے تھے اور تمام نے یہ لکھا تھا کہ ہم تمہیں تعلق بڑھائیں اور مدد اور ہمدردی کرنے میں کوشش کرتے رہیں گے اور یہ عاجز آجتک اپنے وعدہ پر قائم رہ کر تمام بھائیوں کے نام لیکر ماشاء اللہ دعا کرتا رہا اور حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کو عقد اخوت کا نام لکھکر ہر جمعہ میں دعا کراتا رہا ہے مگر افسوس بہت بھائیوں نے پہلے کارڈ کے سوائے اور کوئی اپنی حال کا کارڈ بھی روانہ نہیں کیا۔ تو یاد رکھو کہ بغیر کسی تعلق کے دعا میں وہ رقت پیدا نہیں ہوتی جو ہونی چاہئے تھی اور یہ عاجز انکو بڑی عاجزی سے توجہ دلاتا ہے کہ جبتک ہم سب ایک دوسرے کے مددگار اور ہمدرد نہ ہوجاویں گے تب تک وہ فیض کبھی حاصل نہیں ہوگا جو ہونا چاہئے تھا اور اب یہ عاجز بیت اللہ شریف کی حج کیلئے عنقریب جانے کیلئے انشاء اللہ تیار ہے اس لئے تمام دوستوں کو السلام علیکم لکھتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ جو صاحب عقد اخوت کا خاص تعلق پیدا کرکے اپنا مبارک نام مجھ غریب کی طرف روانہ کریں گے تو یہ عاجز اپنی سمجھ کے مطابق تمام مخلص دوستوں کے مبارک نام لیکر

سری نہہ کلنک درشن

یہ کتاب حضرت اقدس مسیح موعود کرشن ثانی یا کلکی و نہہ کلنک اوتار کے اس دعوے کی جو کہ حضور عالی نے سیالکوٹ کے لیکچر کے ذریعہ ظاہر فرمایا تھا مکمل و مدلل شرح ہے اور کلکی اوتار یا نہہ کلنک بھگوان کے پرگٹ ہونے کے متعلق جس قدر معلومات کی ضرورت ہے نیز ... آریہ برادران کے سوالات و اعتراضات یا وساوس کا بیرکن فرودی نقشہ ہے یہ کتاب ان سب امور پر حاوی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا کہ کتاب بہت اچھی ہے ضرور چھپوا دی جائے۔ جب چھپ گئی پھر فرمایا کہ میں نے پڑھا ہے خوب کتاب ہے۔ مفتی صاحب کو میری طرف سے کہدو کہ اسکا اشتہار اپنے اخبار میں چھپا دیں۔ کتاب ۱۰۲ صفحہ کی ہے۔ اور مذکور خوبیوں کے آگے قیمت ۸ر بلا محصول ڈاک ہے اور دفتر بدر قادیان دارالامان سے مل سکتی ہے۔

آنکھیں بڑی نعمت ہیں

سرمہ زعفرانی خصوصاً یا ... جرب گروں کے لئے اکسیر ہے قیمت فی تولہ ہے سرمہ نگاری خصوصاً جالا و دھند میں مفید ہے۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔ قیمت فی تولہ عہ۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر۔ احمد اللہ خاں اینڈ برادرز قادیان ضلع گورداسپور۔

سنت احمدیہ

قاضی اکمل صاحب کی نئی تالیف جسمیں نماز روزہ زکوٰۃ طلاق اور نکاح کے مسائل بالدلائل مرقوم ہیں۔ یعنے قرآن و حدیث سے ہر مسئلہ کو جس پر ہمارا عمل ہے ثابت کیا ہے اور جنکا عمل اس کے خلاف ہے ان کی کمزوری دکھائی ہے صفحہ حجم قیمت ۴ر

پسندیدہ امیر المومنین چنانچہ آپ نے مندرجہ ذیل تقریظ کی ہے "میں نے اس کتاب کو پڑھا کتاب ہر ایک پہلو میں مجھے پسند ہے جزی اللہ المصنف"۔

مجموعہ فتاوےٰ احمدیہ

علم فقہ میں علماء کے عملی اختلافات جو صدہا سال سے چلے آتے تھے انکو مٹانے کے لئے یہ بے نظیر کتاب مسائل فقہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کی یادگار ہے اور خلفاء کے صحیح فتووں سے واقف ہونے کے لئے ہر ایک احمدی کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے حضرت خلیفۃ المسیح کے فتوے بھی اس میں درج ہیں قیمت ہر سہ حصہ عہ (ایک روپیہ) ملنے کا پتہ دفتر بدر قادیان ضلع گورداسپور اصل قیمت عہ رعایتی عارضی عہ۔

ست سلاجیت گلگتی

مقوی جمیع اعضا۔ نافع ... مشتہی طعام قاطع بلغم

ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقاء و ... تنگی نفس و دق و تپ کہنہ و ... سنگ گردہ و مثانہ و سلسل البول سیلان منی و ... دماغ ... وغیرہ وغیرہ لقمہ روزانہ نخود ... دودھ کے ساتھ استعمال کریں قیمت فی تولہ ایک روپیہ (عہ) ایک تولہ سے کم روانہ نہ ہوگی محصولڈاک بذمہ خریدار۔

لیکچر کفارہ

جو مفتی محمد صادق صاحب نے دسمبر گذشتہ میں لاہور کے ایک شاندار جلسہ میں دیا تھا۔ عقیدہ کفارہ کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ بیخ و بن سے اکھاڑ دیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر ایک روپیہ میں آٹھ کتابیں محصولڈاک بذمہ خریدار۔ بدر ایجنسی قادیان سے طلب کرو۔

اشتہار ایجنسی قادیان ضلع گورداسپور

علاوہ کتابت تار کا پتہ دفتر ... کافی ہے

سوداگروں کیلئے اپنے اشتہار تقسیم کرانیکا بے نظیر ذریعہ پیسوں روپوں کی بچت ایجاد ترکیب مفصل قواعد یک پیسہ کا لفافہ دو آنے پر مفت ارسال کیجاتے ہیں بغرض شہرت و ضرورت سندات یکم ستمبر ۱۹۱۰ء تک نصف قیمت

آبحیات امراض معدہ و امراض کان امراض نزلہ وغیرہ کیلئے مفید شیشی اصل قیمت عہ رعایتی عہ

سرمہ سلیمانی امراض چشم کیلئے اکسیر شیشی وزن تولہ رعایتی عہ

بال آور ڈاڑھی کا پوڈر ابلا کسی تکلیف کے بال صاف کرنیوالا پڑیہ عہ رعایتی ہر

نوٹ۔ خریداری سے پہلے اگر پوری اطمینان کیضرورت ہو تو ٹکٹ بھیجکر ادویات کے منافع کی مفصل فہرست طلب فرماویں۔ والسلام۔

نام کتاب	مضمون	قیمت
البرہان الصریح	پنجابی نظم میں مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت مصنفہ ہدایت اللہ شاعر	۲ر
شہادات آسمانی	وفات مسیح کی ایک کتاب مدلل و مکمل جواب	
″	حصہ اول ۵ر دوم ۲ر	۷ر
پندرہ پارے کے تفسیری نوٹ	از درس حضرت امیر المومنین جو روزانہ دیئے جاتے ہیں	عہ

اہل اسلام کے لئے ایک نادر موقعہ

سوانح عمری

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بانی اسلام

مرتبہ

"معشر دھے پرکاش دیوجی پرچارک برہمو دھرم"

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طرح کے افترا کرکے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اور اسلام کو برا کہنا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقتوں میں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں۔ نہایت عجیب بات ہے مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک ایک نسخہ خریدیں قیمت بھی کم ہے کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ چھاپی گئی ہے اور قیمت غیر مجلد ۸ مجلد ۹ رہے۔

ملنے کا پتہ

مینیجر برہمو پرچارک فنڈ پنجاب برہمو سماج لاہور

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہیضہ۔ ڈاکٹر برمن کا عرق کافور لے آؤ۔

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں۔ مگر پہلے ہی سے تھوڑا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی پہلے گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور چھبیس برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اکسیر دوا ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک ۵/

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے۔ اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی مانند رہتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ درد سے بچہ کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ محصول ڈاک ۵/

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

ترکیب صابن سازی سیکھ لو

صابن ایک ایسی شئے ہے جسکی ضرورت ہر فرد بشر کو رہتی ہے اور اس کی تجارت نہایت ہی فائدہ مند ہے لیکن افسوس ہے کہ جس کسی کو صابن بنانے کی ترکیب آتی ہو وہ دوسرے کو بتانے میں بخل کرتا ہے اسواسطے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ جو چاہے ہم اسے صابن بنانے کی ترکیب پوری کوشش سے سکھا دیں گے۔ کوئی یہاں آکر سیکھ لے یا بذریعہ خط کے سیکھ لے۔

دو قسم کے صابن بنانے کی ترکیب بالفعل بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) ٹھنڈا اگرم کرنیکی ضرورت نہیں فیس سکھلائی کی مبلغ عہ ہے۔

(۲) اشیاء کو گرم کرکے اور پکا کر اسکی فیس بھی مبلغ عہ ہے۔

صابن جو ہم بتائیں گے وہ عمدہ قسم کا ہوگا۔ تسلی رکھیں۔

عبدالرحمن کاغانی۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

اعلان

لنگی پشاوری دلالہ وپٹی و کشمیری لوئی و عینک رہیل و کرشس جس بھائی کو ضرورت ہو بارعایت از کمیشن پر مجھ سے طلب فرماویں۔ انشاء اللہ فائدہ رہیگا قیمت پیشگی یا وی پی شرط ہے۔

المشتہر شیخ غلام نبی سیٹھی احمدی بازار کلاں۔ راولپنڈی۔

پانچ روپے سے دو لاکھ روپے کس طرح ہو گئے

(صہ) ۲۰۰۰۰۰

یہ کل کی بات ہے کہ میں ایک معمولی حیثیت کا انسان گنا جاتا تھا۔ آج ان سطروں کے پڑھنے والوں کے سامنے صرف ایک مفید ایجاد سے اس ہزار نہیں پچاس ہزار نہیں۔ پورے دو لاکھ روپے کی جائیداد کا بلا شراکت غیرے مالک و مختار ہوں۔ میری کامیابی کا راز روح حیات کی ایجاد ہے۔ چند سال ہوئے کہ میں نے پانچ روپے کے سرمایہ سے تجارت شروع کی تھی اور روح حیات آج تک دس لاکھ روپے کا فروخت کر چکا ہوں۔ جس شخص نے ایک دفعہ میری اس ایجاد کا استعمال کیا ہے وہ تمام عمر کے واسطے روح حیات کا مجسم اشتہار بن گیا ہے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر میری تین یوم کی آمدنی آٹھ سو تراسی روپے تصدیق کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جب تک کوئی دوائی شرطیہ مفید نہ ہو اسکی اس قدر کثرت سے بکری بھی ناممکن ہے بقول حضرت داغ دہلوی کے کہ وہ شخص بہت بدنصیب ہے جو آج تک روح حیات کے تجربہ فوائد اور شرطیہ نتائج سے محروم رہا ہے۔ سنئے روح حیات کیا چیز ہے؟ روح حیات میں وہ طاقت بھری ہے کہ ہاتھی اور شیر کا مقابلہ اسکے پینے والے کو آسان ہے۔ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible] میڈیکل سروس حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم خلد اللہ ملکہ اور گورنمنٹ انگلشیہ کے معزز عہدہ داروں وغیرہ اصحاب نے روح حیات کو طاقت میں بے نظیر مانا ہے۔ روح حیات رگ و ریشہ میں تحریک دے کر پٹھوں کے گودے یا فاسفورس کو چمکا کر خون [illegible] بکثرت پیدا کر کے اعصاب کی سستی کو اپنی بجلی کی آگ سے چاق چوبند کر کے ہر انسان کو ایسا صحیح و تندرست بنا دیتا ہے کہ پھر حوادث زمانہ اگر تلواریں بھی ماریں تو بھی پٹ ہو کر بے آب ہو جاویں۔ ہندوستان۔ انگلستان اور ممالک غیر کے بہترین اور مانے ہوئے ڈاکٹروں، اور میڈیکل کالج کے لیکچراروں۔ معزز عہدہ داران سلطنت کے سرٹیفکٹوں اور باوجود امتیازانہ مدت کے استعمال ہونے پر بھی دن بدن ترقی کرتی ہوئی بکری اور صرف ۸۹۳ روپے روح حیات کی بکری سے کون ہے جو یہ نتیجہ نہ نکالے کہ روح حیات اس وقت انسان کی دوبارہ زندگی کے لئے لاثانی دوا ہے۔ بچپن کے زمانہ یا جوانی کی [illegible] حالت میں بوجہ بے اعتدالیوں یا خلاف قاعدہ قدرت عامل ہونے سے جو لوگ مرض کمزوری اعصاب پیدا کر کے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم ہو بیٹھے ہوں [illegible] کے لئے روح حیات تریاق کامل یا تیر بہدف دوا ہے۔ یہ نہ صرف دوا ہے بلکہ اعصاب کی طاقت افزا غذا ہے۔ یہ وہ مقوی روح ہے جو دو یوم میں ہی قوت رجولیت کو [illegible] شروع کر دیتا ہے۔ چہرے میں رونق و آبداری حاصل ہوتی ہے۔ قوت باہ حالت طبعی پر آجاتی ہے۔ دیگر امراض جو کثرت احتلامات اور [illegible] کی نازیبا حرکات سے لاحق ہو گئی ہوں [illegible] کے دفعیہ کے لئے روح حیات اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ نامردی۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ جریان۔ سرعت۔ رقت۔ ضعف اعصاب۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف [illegible] جیسی اور اختلاج قلب کے واسطے بمنزلہ تریاق ہے۔ جسمانی کمزوری۔ لاغری۔ بے رونقی۔ زردی چہرہ کے لئے اگر اسے تمام مقوی دواؤں پر ترجیح دی جائے تو بجا ہے حلق سے [illegible] اس کا اثر خاص اعصاب پر پڑتا ہے جن پر قوت باہ کا مدار ہے۔ بزدل کو جوانمرد۔ جوان کو ممتاز۔ اور بوڑھے کو صاحب کار بنانا اسی روح کا کام ہے یاد رہے [illegible] روح حیات کی قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ) رکھی گئی ہے۔ روح حیات کے علاوہ ایک اور عجیب الاثر دوائی جو صرف بیرونی استعمال سے مردہ اعصاب کو زندہ کر دیتی ہے [illegible] روغن دافع سستی ہے۔ یہ روغن رگوں پٹھوں کی سستی لاغری وغیرہ دور کر کے معمولی طاقت بحال کر دیتا ہے۔ اور گئے گذرے مریض نامردی کو پورا مرد بنا دیتا ہے۔ اور [illegible] کسی اور دوائی کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی شیشی روغن دافع سستی چار روپے چار آنہ (للعہ)۔ مندرجہ ذیل پتہ پر طلب فرماویں۔

حکیم محمد شریف آئی ڈاکٹر کیمیاگر پروپرائٹر شفاخانہ عام لاہور۔